وَمَآ اُبَرِّئُ

پارہ 13

Dawrah e Qur’an-2019

Al-Huda International

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

وَمَآ
اور نہیں

أُبَرِّئُ نَفْسِي
میں بری کرتا/کرتی — اپنے نفس کو

إِنَّ النَّفْسَ
بے شک — نفس

لَأَمَّارَةٌۢ بِالسُّوٓءِ
البتہ بہت حکم دینے والا ہے — برائی کا

إِلَّا
مگر

مَا رَحِمَ رَبِّيٓ
جس پر — رحم کرے — میرا رب

إِنَّ رَبِّي
بے شک — میرا رب

غَفُورٌ
بہت بخشنے والا ہے

رَّحِيمٌ
نہایت رحم کرنے والا ہے

نفس کی تین اقسام

نفس امارہ

برائی کا حکم دینے والا نفس

وہ نفس ہے جس پر گناہوں اور نافرمانیوں کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے خواہشات کی پیروی غالب آجاتی ہے

نفس لوامہ

ملامت کرنے والا نفس

یہ وہ نفس ہوتا ہے جو گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اس میں خیر بھی پائی جاتی ہے اور شر بھی

ابن تیمیہ: 4/45

نفس مطمئنہ

مطمئن نفس

یہ خیر اور نیکیوں کے کاموں کو پسند کرتا ہے اور شر کو اور گناہوں سے نفرت کرتا ہے اور ان کو ناپسند کرتا ہے اور برائیوں کو ناپسند کرنا اس کی ایک فطرت اور طبیعت اور ملکہ بن جاتی ہے

آیت:55

خاص حالات میں اپنی صفات ذکر کرنے کا جواز
جو کام کر سکتے ہوں اس کے لیے خود کو پیش کرنا

آیت:67

نظر بد سے بچنے کی دلیل

نظر کا لگنا برحق ہے

نظر بد کی تاثیر

بیماریاں لگنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک نظر بد آدمی کو اللہ کے حکم سے دیوانہ کر دیتی ہے
السلسلة الصحيحة: 737

چہرے پر کالے دھبے پڑنا

امت محمد کی کثیر تعداد کا نظر بد سے وفات پانا

اذکار و تلاوت کی کمی کی وجہ سے نظر بد کا اثر ہونا

بچوں کو نظر بد کا دم کرنا

نظر بد سے پناہ مانگنا

اسباب اختیار کرنے کے باوجود
بھروسا اللہ کی ذات پر کرنا

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے سے ہر شیطان، زہریلے جانور اور ہر نقصان دینے والی نظر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں

نفس کی اقسام

- نفسِ امارہ
  - گناہوں کا حکم دیتا ہے
- نفسِ لوامہ
  - برائی پر ملامت کرتا ہے
- نفسِ مطمئنہ
  - توبہ پر اطمینان پاتا ہے

نیکی کے کام انسان کو نفسِ مطمئنہ دیتے ہیں

- مرتے وقت خوشخبری
- رب سے راضی ہونے والے کو ملتا ہے

کیا اپنی کسی مہارت کا اظہار کیا جا سکتا ہے

- مطلقاً جائز نہیں
  - عام حالات میں ریا کاری شمار کی جائے گی
- ضرورت کے تحت جائز
  - مخصوص حالات میں جب اس کے ساتھ کوئی مقصد جڑا ہو

دوسروں کی خدمت کے لئے اپنی صلاحیت پیش کی جا سکتی ہے

نظر کا لگنا

- برحق ہے
- بچاؤ ضروری
  - دعائیں
  - اذکار
  - معوذتین

حضرت یوسفؑ کی تین خصوصیات

- تقوی
  - اللہ کا ڈر
- صبر
  - مشکل سے مشکل حالات میں کوئی شکوہ شکایت نہیں
- احسان
  - نیکی کے درجے پر قائم

دعا اور کوشش

- سوچیں مثبت رکھیں، منفی نکال دیں
- تقوی والوں کو سب سے زیادہ اپنی غلطیاں نظر آتی ہیں
- دنیا کے غموں کو بھلا دیں غمِ آخرت لگا لیں
- دنیا اللہ سب کو دیتا ہے دین کا علم و فہم صرف اسے دیتا ہے جس سے محبت رکھتا ہے
- لوگوں کی باتیں ایمان والے ہی برداشت کر سکتے ہیں
- محسن کا احسان چھپا نہیں رہ سکتا
- تقوی اور صبر کامیابی کی کنجیاں ہیں

- خوف کے مقابلے میں اُمید غالب ہونی چاہیے
- اللہ سے حسنِ ظن رکھیں
- ہر شخص کے آگے اور پیچھے اللہ کے مقرر کردہ نگران ہوتے ہیں جو اسکی حفاظت کرتے ہیں
- علم سے دلوں کی زندگی ہے
- انسان آزمائشوں کی بھٹی سے گزر کر کسی کام کا بنتا ہے
- برائی کا بھلائی سے جواب دینا ہے
- صبر کا بدلہ جنت ہے
- راحت پانے کا سب سے بڑا ذریعہ قرآن ہے
- ذکر کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے
- جس کا عمل کمزور ہوا اس کا نسب اسے آگے نہیں لے جائے گا

صبر

صبر جمیل

ایسا صبر ہوتا ہے جس میں

شکوہ شکایت نہیں ہوتی

ہجر جمیل

ایسا چھوڑنا ہوتا ہے جس میں

ایذارسانی نہیں ہوتی

صفح جمیل

ایسا درگزر کرنا ہوتا ہے جس میں

ڈانٹ اور ناراضگی نہیں ہوتی

ابن تیمیة

تطمئن القلوب

ہر دل ذکر کے ساتھ مطمئن ہوتا ہے

ایمان والے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان پاتے ہیں

اللہ کے ذکر کرنے پر ثابت قدمی سے اطمینان ملنا

راحت پانے کا سب سے بڑا ذریعہ قرآن ہے

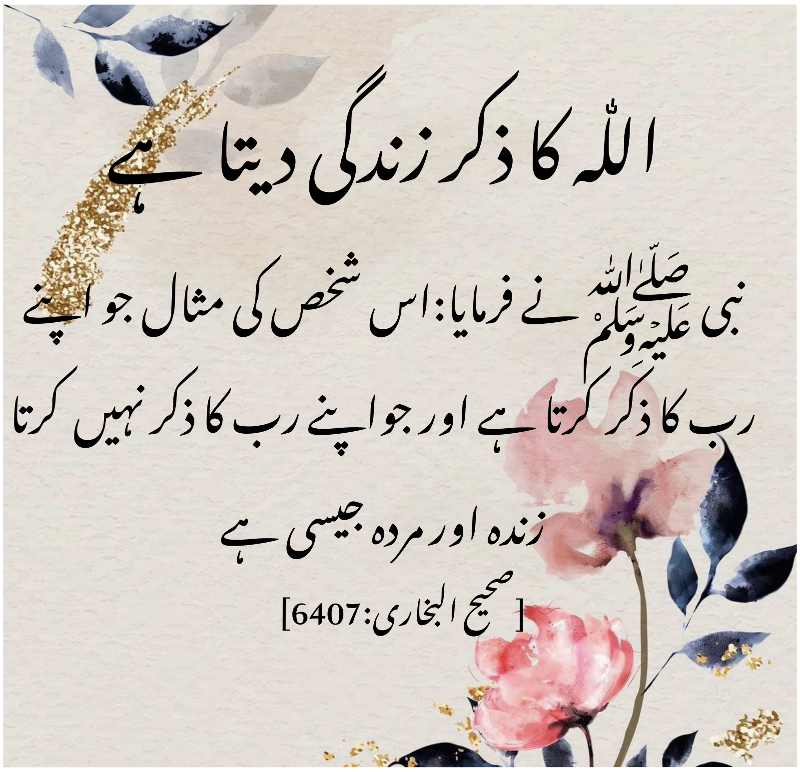

آیت:5

شکر گزاری

نعمت دینے والے کا عاجزی، انکساری اور محبت سے اعتراف کرنا

ابنِ قیمؒ فرماتے ہیں

وہ شخص جو

- نعمت کو پہچانتا ہے
- نعمت دینے والے کو نہیں پہچانتا ہے

یہ شکر نہیں ہوتا

- نعمت اور نعمت دینے والے کو پہچانتا ہے
- نعمت کا انکار کرتا ہے
- یہ بھی ناشکرا ہے

- نعمت، نعمت عطا کرنے والے کو پہچانتا ہے
- اس کا اقرار بھی کرتا ہے
- نعمت دینے والے کے لئے عاجزی اختیار نہیں کرتا نہ اس سے محبت رکھتا ہے، نہ اس سے راضی ہوتا ہے

وہ بھی شکر ادا نہیں کرتا

شکر کیا ہے؟

- نعمت اور نعمت دینے والے کو پہچانتا ہے
- نعمت کا اقرار کرتا ہے
- نعمت دینے والے کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اس سے محبت کرتا ہے اس سے راضی ہوتا ہے
- اس نعمت کو دینے والے کی محبوب جگہ اور اطاعت کے کاموں میں خرچ کرتا ہے

یہ دراصل شکر ہے جسے شکر ادا کرنا کہتے ہیں

مَثَلًا
مثال

كَلِمَةً	طَيِّبَةً
کلمہ	طیبہ/پاکیزہ کی

كَشَجَرَةٍ	طَيِّبَةٍ
مانند درخت	پاکیزہ کے

توحید کی مثال

- ایمانیات
- عبادات
- معاملات
- اخلاقیات

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَخْطَاْتُ وَ مَا تَعَمَّدْتُّ وَ مَا
اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ وَ مَا جَھِلْتُ وَ مَا تَعَمَّدْتُّ

اے اللہ! میرے ان گناہوں کو معاف فرما جو میں نے غلطی سے کیے، جان بوجھ کر کیے، چھپ کر کیے، اعلانیہ طور پر کیے، نادانی میں کیے یا جانتے بوجھتے ہوئے کیے۔

© Alhuda International

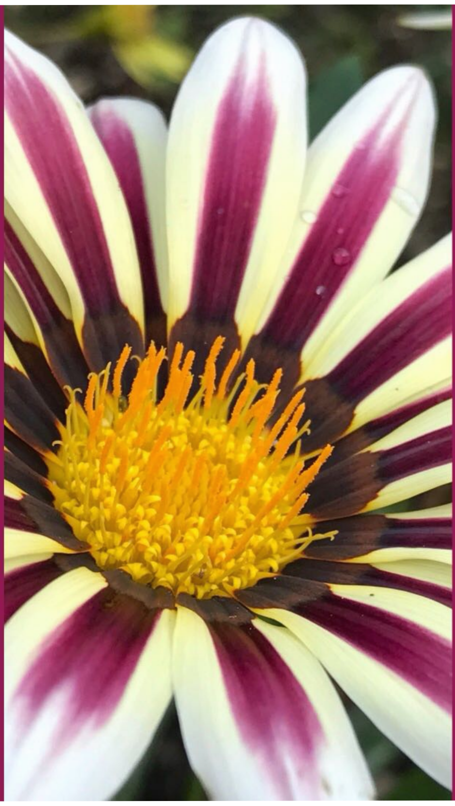

فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا
وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے، تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کرنا اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملانا۔

پارہ 13 کے اہم نکات

1۔ نفس کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ نفس امارۃ

۲۔ نفس لوامۃ

۳۔ نفس مطمئنۃ

2۔ انسان کی تین اہم Qualities

۱۔ صبر

۲۔ تقوی

۳۔ احسان

3۔ انسان کو کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے۔

4۔ انسان آزمائشیوں سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔

5۔ ہر صاحب نعمت سے حسد کیا جاتا ہے تو جب نعمت ملے تو اس کو بہت مشہور نہیں کرنا چاہیئے اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے تاکہ نعمت باقی رہے۔

6۔ قدرت کے باوجود معاف کرنا پیغمبرانہ اخلاق ہے۔

7۔ ایمان امید اور خوف کے درمیان ہوتا ہے ہمیں اللہ سبحانہ وتعالی سے حسن ظن رکھنا چاہیئے اور امید زیادہ رکھنی چاہیئے۔

8۔ اگر ہمارا focus آخرت ہو جائے تو دنیا کے غم ہلکے ہو جاتے ہیں۔

9۔ معاف کرنے سے ماضی تو نہیں بدلتا لیکن مستقبل خوبصورت ہو جاتا ہے۔

10۔ گناہوں کی وجہ سے انسان کا دل سخت ہو جاتا ہے۔

11۔ جتنی بڑی مشکل آتی ہے، جتنا بڑا امتحان ہوتا ہے اتنی ہی پھر اللہ تعالی کی مدد بھی آتی ہے۔

12۔ اپنے نفس کو کبھی پاک نہیں سمجھنا چاہیئے۔

13۔ دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

14۔ صبر جمیل وہ ہوتا ہے جس میں شکوہ شکایت نہیں ہوتی۔

15۔ اخلاص کی وجہ سے انسان شیطان کی چالوں سے بچ جاتا ہے، اس کے قابو میں نہیں آتا۔ (مخلِصین پر وہ قابو نہیں پا سکتا)

16۔ برائی کا جواب اچھائی سے دینا چاہیئے۔

17۔ اللہ کو پہچاننے والوں کیلئے لوگوں کی باتیں سننا، تنقید سننا آسان ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں اس مہینے کی برکتیں اور رحمتیں سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اور ہمارا یہ رمضان ہمارے پچھلے تمام رمضانوں سے بہترین گزرے اور جو بھی ہم چھوٹا یا بڑا عمل کریں اللہ سبحانہ وتعالی اسے قبول فرمالے۔

شھر القرآن والاحسان

پارہ 13 ومآ ابرّئی نفسی

نفس امّارہ: یوسفؑ نے نبی ہوتے ہوئے نفس کی براءت نہیں کی۔ نفس کا کام تو بہکانا ہے اس لیے سب سے بڑا جہاد نفس کو قابو میں رکھنا ہے۔ اللہ کی خاطر نفس کا مقابلہ کرنے والے افضل مجاہدین ہیں۔

یوسفؑ کی صفات : مَكِيْنٌ (صاحب مرتبہ)، اَمِيْنٌ (قابل اعتماد)، حَفِيْظٌ (حفاظت کرنے والے)، عَلِيْمٌ (علم والے)

محسن کا اجر: کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ یوسفؑ کو سرزمین مصر میں اعلیٰ اختیارات عطا فرمائے۔

بہترین حفاظت: اللہ کی ہے۔ سب معاملات اللہ کے حوالے کر دینے میں اطمینان ہے فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا

کامل بھروسہ: تدبیر واحتیاط کرنا ضروری ہے مگر بھروسہ اللہ ہی پر ہوگا وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

نظر لگنا: برحق ہے، یعقوبؑ کو اس کا ڈر تھا اس لیے بیٹوں کو اکٹھا دروازے سے داخل ہونے سے منع کیا۔ نظرِ بد دیوانہ کر سکتی ہے یا موت تک لے جا سکتی ہے۔ اس لیے نظر سے بچنے کے لیے مسنون اذکار پڑھیں۔

علم کے درجے: ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے۔ کامل علم سوائے اللہ کے کسی کا نہیں وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ

صبر وضبط: دو بیٹے کھو دینے کے بعد بھی یعقوبؑ نے صبر ہی کیا۔ صبر افضل ترین ایمان ہے۔

غم اللہ سے: سب غم اور دکھ اللہ کو سنانا کہ وہی حل کرنے والا ہے اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّىْ وَحُزْنِىْٓ اِلَى اللّٰهِ

مایوسی: کبیرہ گناہ، یقین رکھنا کہ حالات کی تبدیلی قریب ہی ہے لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ

تقویٰ وصبر: دو خوبیاں جس میں ہوں اس کے لیے دنیا وآخرت کی بھلائیاں جمع ہو جاتی ہیں۔

غلطی کا اعتراف: حقیقت کھلتے ہی برادران یوسف نے غلطی کا اعتراف کر لیا۔ اعتراف ہی میں معافی کا ملنا ہے۔

معاف کرنا: قدرت کے باوجود بدلہ نہ لینا پیغمبرانہ اخلاق ہے لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ

خواب کی تعبیر: چالیس سال بعد خواب کی تعبیر سامنے آئی جب والدین اور بھائیوں نے انہیں سجدہ کیا۔

تمنا ودعا: سب مل گیا تو کوئی تکبر نہیں۔ دل کی تمنا لبوں پر آ گئی۔ اسلام پر خاتمہ اور نیک لوگوں کی دوستی فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِىْ بِالصّٰلِحِيْنَ

اَلْمُتَعَال: عالی شان ربّ، تعریف کا بہترین کلمہ جس میں اللہ کی بزرگی وبلند ہونے کا ذکر ہے۔

بے کار پکار: اللہ کو سوا کسی اور کو پکارنا بے کار ہے کیونکہ وہ کوئی حاجت پوری نہیں کر سکتے لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ

سجدہ میں: کائنات کی ہر چیز حتیٰ کہ ان کے سائے بھی اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ انسان کیوں نہیں کرتا۔

نفع بخش بنیں: اسی کو قرار ہے۔ خیر دے کر ہی خیر پا سکتے ہیں۔ بے فائدہ جھاگ کی طرح پھینک دیے جاتے ہیں۔

صلہ رحمی: لازمی ہے کیونکہ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔ عمر میں برکت، رزق میں اضافہ اور گھر والوں کی محبت حاصل ہوتی ہے۔

قطع رحمی: کرنے والے پر اللہ کی لعنت اور آخرت میں بُرا گھر ہے، اس سے بچنا ہے۔

اللہ کے دیدار کی خاطر: صبر کرنے والوں کے لیے باغاتِ عدن ہیں وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ

ذکر الٰہی: دلوں کی غذا اور اطمینان کا ذریعہ ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

قرآن مجید: اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف اور ربّ کے راستے پر لے جانے والی کتاب۔

شکر: نعمت ملنے ہی پر نہیں بلکہ تکلیف آنے پر بھی شکر کرنا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ

کلمہ طیبہ: پاکیزہ کلمہ عمدہ درخت کی طرح ہے جس سے خیر ہی ملتی ہے جیسے کھجور کا درخت۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سب سے پاک کلمہ ہے۔

کلمہ خبیثہ: بُرا کلمہ بے ثبات درخت کی طرح ہے، جس کی کوئی اہمیت نہیں۔

ابراہیمؑ کی دعا: روحانی، جذباتی اور جسمانی سب ضروریات کے مطابق۔ شرک سے بچنے، نماز قائم کرنے، دلوں میں محبت پیدا کرنے اوپھلوں سے رزق ملنے کی دعا۔ تمام اہل ایمان کے لیے بخشش کی دعا۔

آیئے اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے کے بجائے صبر کے ساتھ اس سے دعا کرتے رہیں۔۔